معبود برحق کا الہامی تصوّر

(تورات، انجیل اور قرآن کی روشنی میں)

محمد افضل*

ABSTRACT:

Belief in the oneness of Allah is the center of divine religions. This belief emphasizes the right of Allah towards its creatures and it is the cause of all successes in this world and the world hereafter. Due to its significant position, it is considered to be superior to all virtues and noble acts. In fact, acceptance of all deeds depends upon this belief. This belief has been discussed with all the necessary details in three books i.e. Torah, Gospel and the Holy Quran, so that their followers refrain from Shirk. Shirk is the opposite of Toheed and is strictly prohibited in all these religions. Divine religions put emphasis on the oneness of Allah and it is evident that all prophets gave one message to their followers and that message was of Touheed. This article discusses this significant belief with reference to three divine books i.e. Torah, Gospel and the Holy Quran. Hopefully this effort will be a valuable addition.

Keywords: Oneness, Religion, Belief, Divine, Gospel, Torah, Quran.

الہامی مذاہب میں عقیدہ توحید کو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے، توحید الوہیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات کا بنیادی سبق اور مرکزی پیغام تھا، یہی وہ اساسی مسئلہ ہے جو حق اور باطل کے مابین وجہ نزاع رہا ہے، یہی ایمان کی اصل اور اعمال صالحہ کی روح ہے اس کی بدولت ہی انسان اللہ تعالیٰ کے حق اور اپنے فرائض سے روشناس ہوتا ہے۔ کتاب تورات، انجیل مقدس اور قرآن مجید میں اسی لیے توحید الوہیت کی عام فہم انداز میں تشریح وتوضیح فرمائی گئی ہے تاکہ ان کتب کے حاملین خدا تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں تصوّر وحدانیت سے اچھی طرح واقف ہوجائیں اور کسی قسم کے شرک میں مبتلا نہ ہوں، لیکن بدقسمتی سے یہود و نصاریٰ میں مشرکانہ نظریات نے جنم لیا اور انہوں نے عقیدہ ابنیت، عقیدہ تثلیث اور دیگر شرکیہ عقائد کو اختیار کرلیا جن کا کتاب تورات اور انجیل مقدس میں وجود نہیں ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں میں بھی بعض جہالت کی وجہ سے توحید الوہیت سے بے خبری اور غفلت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور شرک کی مختلف صورتوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ جبکہ توحید باری تعالیٰ ایک ایسی دعوت ہے جو تمام انبیاء ورسل کی مشترکہ دعوت ہے۔ قرآن مجید میں یہود و نصاریٰ کو

* لیکچرار، گورنمنٹ شاہ حسین کالج، ٹاؤن شپ، لاہور (پاکستان) برقی پتا: ranaafzalpu@gmail.com

تاریخِ موصولہ: ۱/۷/۲۰۱۶ء

دعوت دیتے ہوئے اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دیکھو مسلمانوں میں اور یہود و نصاریٰ میں معبود حق کی وحدانیت کا تصوّر ایک مشترک سرمایہ ہے آؤ ہم اس خدائے واحد کی عبادت کریں اور اس کے علاوہ کسی کی پرستش نہ کریں۔سورہ آل عمران میں ہے:

> کہہ دیجیے اے اہل کتاب! آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلم (صرف خدا کی بندگی و اطاعت کرنے والے) ہیں۔(۱)

یہود کے ہاں کتاب تورات، عیسائیت کے نزدیک انجیل مقدس اور مسلمانوں کے لیے قرآن مجید آسمانی کتب میں درجہ اولیٰ کی حیثیت رکھتی ہے ان تینوں کتب کی روشنی میں توحید الوہیت کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ معبود برحق کی وحدانیت کو اجاگر کیا جائے اور شرک جیسے سنگین گناہ کی روک تھام کی جائے۔

معبود برحق کی ذات اور اس کی عبادت میں تصورِ وحدانیت

انبیاء و رسل کی بعثت، صحائف سماویہ کے نزول، شریعتوں کے تقرر اور جن وانس کی تخلیق کا مقصد وحید یہی تھا کہ اللہ عزوجل کو اس کی ذات اور عبادت میں ایک، واحد اور یکتا تسلیم کیا جائے، الہامی کتب میں جگہ جگہ اس اس کی صراحت کی گئی ہے۔

کتاب تورات: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یہودیت میں جس قدر زور دیا گیا ہے اس کی بنا پر اس ایک خالص توحیدی مذہب کہا جاسکتا ہے۔کتاب تورات میں توحید فی الذات اور توحید فی العبادات کی بالتفصیل وضاحت کی گئی ہے اور ان تمام اعمال و افعال سے منع کیا گیا ہے جن سے معبود برحق کی ذات اور عبادت میں حصہ داری کا تصوّر جنم لے سکتا ہے۔سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے معبود برحق کی وحدانیت کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی تھی قرآن مجید میں اس کی گواہی یوں دی گئی ہے۔سورہ طٰہٰ میں ہے:

> لوگو! تمہارا خدا تو بس ایک ہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ ہر چیز پر اس کا علم حاوی ہے۔(۲)

یہودیت میں توحید الٰہی کی تعلیمات کو بہت مقدم رکھا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں وحدانیت کو بہت ہی واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے تاکہ اس کی وحدانیت میں شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔کتاب استثناء میں ہے:

> خداوند ہی خدا ہے اور اس کے سوا کوئی ہے ہی نہیں۔(۳)

کتاب تورات میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور عبادت میں وحدانیت کو بیان کرتے ہوئے ان اشیاء کی نفی کی گئی

ہے جن کی اس کی ذات اور صفات کے ساتھ تشبیہ دی جاتی تھیں۔کتاب استثناء میں ہے:

میرے مقابلے میں تمہیں کسی دوسرے خدا پر ایمان نہیں لانا چاہیے۔اور تمہیں کسی چیز کی بھی تشبیہ گھڑنی نہیں چاہیے یا کسی بھی ایسی چیز کی شکل جو آسمانوں میں ہو، یا زمین کے نیچے پانی میں ہو، اور نہ ہی تمہیں ان کے آگے سجدہ کرنا چاہیے اور نہ ہی ان کی پوجا کرنی چاہیے کیونکہ میں تمہارا خدا ابدلآباد خدا ہوں اور غیرت مند خدا ہوں۔(۴)

انجیل مقدس: قرآن مجید میں اس بات کی بھی تصریح موجود ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے نہ صرف اپنی قوم کو خدا تعالیٰ کی ذات اور عبادات میں وحدانیت کی تعلیمات دی تھیں بلکہ انہوں نے شرک کی بھی سختی سے ممانعت فرمائی۔سورۃ المائدہ میں ہے:

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابنِ مریم ہی ہے۔حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل !اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا اس پر اللہ نے جنّت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔(۵)

نیز سورہ مریم میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

(اور عیسی (علیہ السلام) نے کہا تھا کہ) اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی، پس تم اس کی بندگی کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔(۶)

انجیل مقدس کی تعلیمات اس بات پر شاہد ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات دیگر انبیاء سے مختلف نہ تھیں انجیل میں توحید فی الذات کی وضاحت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اے اسرائیل سن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے۔(۷)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام توحید الوہیت کا جو تصور پیش کیا تھا وہ اسلام کی تعلیمات سے کچھ مختلف نہ تھا۔انجیل متی میں ہے:

تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اس کی عبادت کر۔(۸)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام عقید توحید کی اپنے پیروکاروں میں کس قدر پختگی چاہتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے آپ کو ''نیک استاذ'' کہا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا:

تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔(۹)

نجات اخروی کی پہلی شرط توحید ہے اگر عقیدہ توحید نہیں ہے تو نیک اعمال بے کار ہیں اور ان کی کوئی وقعت اور حیثیت نہیں ہے۔انجیل یوحنا میں اس کی صراحت یوں کی گئی ہے:

ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ واحد اور سچے خدا کو جانیں اور یسوع مسیح کو بھی جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔(۱۰)

کتاب تورات اور انجیل مقدس میں لفظ ''بیٹا'' اور ''باپ'' کی وضاحت

کتاب تورات اور انجیل مقدس میں بعض انبیاء کرام علیہم السلام یا دیگر افراد کو خدا تعالیٰ کے بیٹے قرار دیا گیا ہے اور اللہ عزوجل کو باپ کہا گیا ہے ان الفاظ کی موجودگی سے یہ تصوّر پیدا ہو چکا ہے کہ کتاب تورات اور انجیل مقدس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا وہ تصور نہیں ہے جو قرآن مجید نے دیا ہے۔

کتاب تورات: اسرائیل کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ کتاب خروج میں ہے:

تب فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا پہلوٹھا بیٹا ہے اور میں نے تجھے کہا کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرسکے۔ لیکن تو نے انکار کیا اور جانے نہ دیا۔ لہٰذہ میں تیرے پہلوٹھے بیٹے کو مار ڈالوں گا۔ (۱۱)

دوسری جگہ بنی اسرائیل کو خدا کے فرزند قرار دیا گیا ہے۔ کتاب استثناء میں ہے:

تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو اس لیے مردوں کی خاطر اپنے آپ کو زخمی نہ کرنا اور نہ اپنے ابرو کے بال منڈواؤ۔ کیونکہ تم خداوند اپنے خدا کی مقدس قوم ہو اور خداوند نے تمہیں روئے زمین کی سب قوموں میں سے اپنی عزیز ترین قوم ہونے کے لیے چن لیا ہے۔ (۱۲)

انجیل مقدس: سیدنا آدم علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ انجیل لوقا میں ہے:

وہ انوس کا، وہ سیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا بیٹا تھا۔ (۱۳)

نیز یوحنا میں ہے:

باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اس نے سب کچھ بیٹے کے حوالے کر دیا ہے اور جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ لیکن جو بیٹے کو ردّ کرتا ہے وہ زندگی سے محروم ہو کر خدا کے غضب میں مبتلا رہتا ہے۔ (۱۴)

جن لوگوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع اور پیروی کی ان کو بھی انجیل مقدس میں خدا کے فرزند قرار دیا گیا ہے۔

انجیل یوحنا میں ہے:

لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا خدا نے انہیں یہ حق بخشا کہ وہ خدا کے فرزند بنیں یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لائے۔ (۱۵)

صلح کرانے والے بھی خدا کے بیٹے ہیں۔ انجیل متی میں ہے:

مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ (۱۶)

انجیل مقدس میں نہ صرف خدا کی طرف بیٹے منسوب کیئے گئے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کئی جگہوں پر باپ کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ متی میں ہے:

لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور جو تمہیں ستاتے ہیں ان کے لیے دعا کرو تا کہ تم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بن سکو جو اپنے سورج کو اچھے لوگوں پر چمکاتا ہے اور برے لوگوں پر بھی اور راستبازوں پر بھی مینہ برساتا ہے اور ناراستوں پر بھی۔(۱۷)

کتاب تورات اور انجیل مقدس میں اگر لفظ ''بیٹا'' اور ''باپ'' کی صحت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ جنہیں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے نعوذ باللہ یہ خدا کے بیٹے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کا باپ ہے بلکہ یہ الفاظ گہرے تعلق اور انتہائی محبت کے اظہار کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔قدیم صحائفِ سماویہ کے مطالعہ سے اس بات کی صراحت ہو جاتی ہے کہ ان صحائف میں کسی کے ساتھ گہرے تعلق اور محبت کو ظاہر کرنے کا اسلوب یہ ہے کہ وہاں باپ اور بیٹے کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اور اس سے مراد ہرگز حقیقی یا متبنّیٰ بیٹا مراد نہیں ہوتا۔اس اسلوب کی وضاحت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول سے بھی ہو رہی ہے۔آپ علیہ السلام نے یہودیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

تم اپنے باپ ابلیس سے کام کرتے ہو انہوں نے جواب میں اس سے کہا: ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے۔ ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا۔ یسوع نے ان سے کہا: اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے۔اس لیے کہ میں خدا سے نکلا ہوں اور آیا ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا۔ بلکہ اسی نے مجھے بھیجا۔تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے ؟اس لیے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے۔تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔وہ شروع سے ہی خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی تو ہے ہی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔(۱۸)

> اللہ تعالیٰ کی ذات واحد اور یکتا ہے اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اس کی طرف اولاد کو منسوب کرنا اس کی ذات میں شرک ہے۔ یہود و نصاریٰ نے جو عقیدہ ابنیت اختیار کیا ہے اس کی کوئی دلیل کتاب تورات اور انجیل مقدس میں نہیں ملتی بلکہ قرآن مجید نے باقاعدہ یہود و نصاریٰ کے عقیدہ ابنیت کی نفی کی ہے۔سورۃ المائدہ میں ہے:
>
> یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے،اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ بے حقیقت باتیں ہوتی ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے۔خدا کی مار ان پر، یہ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔(۱۹)

یہود و نصاریٰ نہ صرف انبیاء علیہم السلام کو خدا کا بیٹا گردانے لگے بلکہ ان کا شرک اس حد تک بڑھ گیا کہ وہ اپنے مذہب کے علماء اور درویشوں کو خدا کا درجہ دینے لگے قرآن مجید نے ان کے طرز عمل کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا ربّ بنا لیا ہے اور اسی طرح مسیح ابنِ مریم کو بھی،

حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔(۲۰)

یہود و نصاریٰ میں شرک اس قدر داخل ہو چکا تھا کہ وہ نہ صرف اپنے انبیاء، علماء اور درویشوں کو خدا کے بیٹے کہتے تھے بلکہ وہ خود کو بھی خدا کے بیٹے گرداننے لگے۔سورۃ المائدہ میں ہے:

یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔ان سے پوچھو، پھر وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں سزا کیوں دیتا ہے؟ درحقیقت تم بھی ویسے ہی انسان ہو جیسے اور انسان خدا نے پیدا کیے ہیں۔وہ جسے چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔زمین اور آسمان اور ان کی ساری موجودات اس کی مِلک ہیں، اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔(۲۱)

قرآن مجید: توحید فی الذات اور توحید فی العبادات کو قرآن مجید میں بڑی صراحت سے بیان کیا گیا ہے اور اس کے بڑے ٹھوس اور مضبوط دلائل دیے گئے ہیں تاکہ مسلمان یہود و نصاری کی طرح توحید فی الذات اور توحید فی العبادات کے معاملہ میں شرک جیسے بڑے جرم میں مبتلا نہ ہو جائیں۔قرآن کا ذات و صفات میں تصور توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں واحد ہے اس کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ کوئی باپ اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔سورۃ الاخلاص میں ہے:

آپ ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات اور صفات میں) ایک ہے۔اللہ ایسا بے نیاز ہے (کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سب محتاج ہیں) اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔(۲۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے اولاد کی نفی اور دو خداؤں کے تصور کی تردید کرتے ہوئے سورۃ المومنون میں فرمایا:

اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے، اور کوئی دوسرا خدا اس کے ساتھ نہیں ہے۔اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی خلق کو لے کر الگ ہو جاتا، اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں۔(۲۳)

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ہی تمام اعمال کی عمارت استوار ہے اگر یہ درست نہ ہوگی تو تمام اعمال بے ثمر اور بے فائدہ ہیں ان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی وقعت اور حیثیت نہیں ہے۔سورۃ المائدہ میں ہے:

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا ایک ہے، حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو ان میں سے جس جس نے کفر کیا ہے اس کو دردناک سزا دی جائے گی۔(۲۴)

نیز سورۃ البقرہ میں اللہ عز وجل اپنی وحدانیت کا یوں ذکر کیا ہے:

تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے اس رحمٰن اور رحیم کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔(۲۵)

قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے مضبوط اور ٹھوس دلائل دیے گئے ہیں وہاں دو خداؤں کے تصور کی تردید بھی ایسے انداز میں کی گئی ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ عقل و خرد والا فرد بھی عقیدہ توحید کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ سورۃ الانبیاء میں ہے:

اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو (زمین اور آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔ پس پاک ہے اللہ رب العرش ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔(۲۶)

جس طرح تورات اور انجیل میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی تعلیمات دی گئی ہیں اسی طرح قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی بعثت کا مقصد اللہ کے بندوں کو اس ذات واحد کی بندگی میں لانا بیان کیا ہے:

ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا ہے اس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔(۲۷)

اسماء و صفات میں تصورِ وحدانیت

یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے اسماء و صفات کے ساتھ کسی بھی دوسری چیز کو تشبیہ دینا شرک قرار دیا گیا ہے اور ان تینوں مذاہب میں شرک ایک بہت بڑا جرم ہے جو نا قابلِ معافی ہے اور اگر شرک کا ارتکاب کرنے والا اس جرم سے باز نہیں آتا تو وہ اپنے اوپر سزا کو لازم کر لیتا ہے۔

کتاب تورات: کتاب تورات میں توحید فی الاسماء والصفات کا بھرپور تذکرہ یوں ملتا ہے۔ کتاب استثناء میں ہے:

کیونکہ خداوند تمہارا خدا، خداؤں کا خدا ہے اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ وہ عظیم، قادر اور مہیب خدا ہے جو کسی کی طرف داری نہیں کرتا اور نہ ہی رشوت لیتا ہے۔(۲۸)

اللہ کی صفات کا مزید تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

اور خدا ابدالآباد خدا موسیٰ کے سامنے آیا اور فرمایا خدا ابدالآباد خدا ہے۔ جو رحمٰن اور رحیم جو غضب کم اور معاف زیادہ کرنے والا ہے۔ ہزاروں کی بخشش اور معاف کرنے والا۔ بے انصافی بے راہ روی اور لوگوں کے گناہوں کو برداشت کرنے والا۔ اور بے قصور کو قصوروار نہ ٹھہرانے والا۔(۲۹)

اللہ تعالیٰ کی صفات بے مثل ہیں، اس کی صفات کو کسی بھی چیز کے مثل یا مشابہ سمجھنا یا خیال کرنا شرک ہے۔ سیدنا

موسیٰ علیہ السلام سے کوہِ سینا پر اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوئے۔اس موقع پر جو اللہ تعالیٰ نے تعلیمات دیں ان کا تذکرہ تورات میں ہے۔

> اور خدا نے یہ باتیں کوہِ سینا پر (موسیٰ) کو کہیں میں وہ ابدی خدا ہوں۔جو تمہیں ملک مصر میں غلام سے چھٹکارہ دلوا کر نکال لایا ہے۔میرے مقابلے میں کسی اور کو خدا نہ بنانا۔اپنے لیے کسی بھی ایسی چیز کی پوجا کے لیے شکل گھڑ کر نہ بنانا۔چاہے وہ اوپر آسمانوں میں ہو یا زمین پر ہو یا زمین کے نیچے ہو یا پانی میں ہو۔تمہیں ان کو سجدہ نہیں کرنا اور نہ ہی ان کی عبادت کرنا ہے۔(۳۰)

کتاب استثناء میں صفات باری تعالیٰ کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینے کی بڑی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔

اور یہ بات اپنے دل و دماغ میں اچھی طرح سے رکھو کہ جب خدا ابدا لآباد خدا نے حورب کے مقام پر تم سب سے آگ کے اندر سے بات کی تھی۔تو تم نے کوئی تشبیہ یا شکل وصورت نہیں دیکھی تھی۔ایسا نہ کرنا کہ غلط راستہ اختیار کرلو۔اور بت گھڑلو اور کسی نر یا مونث کی تشبیہ بنالو۔کسی جانور کی شکل جو زمین پر ہو یا کسی پرندے کی شکل جو آسمان پر اڑتا ہو۔یا کسی ایسی چیز کی تشبیہ جو زمین پر رینگتی ہو۔یا مچھلی کی تشبیہ جو زمین کے نیچے پانی میں ہوتی ہے اور ایسا نہ ہو کہ تم آسمان کی طرف نظر کرو۔اور سورج اور چاند، اور ستارے اور بھی جو چیزیں بھی آسمان میں ہیں۔دیکھو تو تمہارے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔اور ان کی پوجا شروع کرو جو کہ دراصل اللہ نے آسمان کی ان ساری چیزوں کو تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔(۳۱)

یہودیت میں خدا تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی قسم کی تشبیہ دینے یا کسی اور کو اس کی ذات وصفات میں شامل کرنے سے اس قدر سختی سے منع کیا گیا ہے کہ جو اشیاء یا افعال جن سے شرک کا شائبہ بھی پیدا ہو سکتا تھا ان اشیاء اور افعال سے بھی دور رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔کتاب احبار میں ہے:

> تم اپنے لیے بت نہ بنانا اور نہ کوئی تراشی ہوئی صورت یا کوئی لاٹ اپنے لیے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں کوشبیہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو اس لیے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔(۳۲)

انجیل مقدس: عزت اور ذلت دینے والی خدا تعالیٰ کی ذات ہے وہ جسے چاہیے عزت عطا کردے اور جسے چاہے ذلت دے دے۔انجیل یوحنا میں ہے:

> تم ایک دوسرے سے عزت پانا چاہتے ہو اور جو عزت خداوند کی طرف سے ملتی ہے اسے حاصل کرنا نہیں چاہتے تم کیسے ایمان لا سکتے ہو۔(۳۳)

انبیاء ورسل کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس کی پہچان اور تعارف کروائیں تا کہ اس کے بندوں اس کی ذات کو کماحقہ سمجھ سکیں۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے فرائض کی ادائیگی کو یوں بیان فرمایا:

اب وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔اس لیے جو پیغام تو نے مجھے دیا، میں نے ان تک پہنچا دیا اور انہوں نے اسے قبول کیا اور وہ اس حقیقت سے واقف ہو گئے کہ میں تیری طرف سے آیا ہوں اور ان کا ایمان ہے کہ مجھے تو ہی نے بھیجا ہے۔(۳۴)

قرآن مجید: اسماء وصفات میں توحید کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو صفات کمال اور اوصاف جمال سے متصف مانا جائے اللہ کی صفات کے ساتھ کسی بھی دوسری چیز کو تشبیہ نہ دی جائے۔سورۃ الشوریٰ میں ہے:

کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔(۳۵)

نیز سورۃ الاعراف میں ارشاد باری ہے:

اللہ اچھے ناموں کا مستحق ہے، اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے میں راستی سے منحرف ہو جاتے ہیں۔جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کا بدلہ وہ پا کر رہیں گے۔(۳۶)

وحدانیت میں شرک کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں شرک کرنا یہ اللہ کے ہاں سب سے بڑا جرم شمار کیا جاتا ہے کیونکہ شرک اعمال کو فاسد اور تباہ و برباد کر دیتا ہے اور اس کا مرتکب دوزخ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

کتابِ تورات: تورات میں جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں شرک کی سخت الفاظ میں ممانعت کی گئی ہے وہاں اللہ کی توحید میں شرک کی سزا بھی بیان کی گئی ہے کہ جو اللہ کی ذات، صفات اور عبادت میں شرکت کا ارتکاب کرتا ہے اس کی سزا اللہ کے ہاں بہت سخت ہے۔کتاب خروج میں ہے:

میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔تو کسی بھی شے کی صورت پر خواہ وہ اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا نیچے پانیوں میں ہو، کوئی بت نہ بنانا۔تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ہی تو ان کی عبادت کرنا۔کیونکہ میں خداوند تیرا غیور خدا ہوں۔اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں میں ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک ان کے باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں لیکن ہزاروں لوگ جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور میرے حکموں کو مانتے ہیں میں ان سے پشت در پشت محبت رکھتا ہوں۔(۳۷)

تورات میں شرک کو اس قدر ناپسند کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے نام کی قربانی کی سزا سزائے موت بیان کی گئی ہے۔کتاب خروج میں ہے:

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی دوسرے خدا کے نام قربانی کرے۔اسے موت کے گھاٹ اتار دو۔(۳۸)

انجیل مقدس: کائنات میں سب سے بڑا جرم خداوند کریم کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا ہے، انجیل مقدس میں جہاں توحید الٰہی کی تعلیمات دی گئی ہیں وہاں شرک کی بھی ممانعت فرمائی ہے اور اس کو ایسا گناہ قرار دیا گیا ہے جو ناقابل معافی ہے۔ انجیل مرقس میں ہے:

تو خداوند اس لیے میں تم سے کہتا ہوں آدمی کا ہر گناہ اور کفر معاف کیا جائے گا لیکن جو کفر پاک روح کے خلاف ہوگا وہ نہیں بخشا جائے گا۔ اگر کوئی ابن آدم کے خلاف کچھ کہتا ہے تو اسے بھی معاف کر دیا جائے گا لیکن جو پاک روح کے خلاف کچھ کہتا ہے اسے نہ تو اس دنیا میں معاف کیا جائے گا نہ آنے والی دنیا میں۔(۳۹)

قرآن مجید: اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ گناہ شرک ہے اسی لیے قرآن میں اس کو ظلم عظیم سے بیان کیا گیا ہے۔ سورہ لقمان میں ہے:

خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔(۴۰)

شرک کو اسلام میں اتنا بڑا جرم قرار دیا گیا ہے کہ انسان جو نیک اعمال کرتا ہے اس کی وجہ سے وہ بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ سورۃ الزمر میں ہے:

(یہ بات تمہیں ان سے صاف کہہ دینی چاہیے کیونکہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔(۴۱)

ارتکاب شرک سے نہ صرف نیک اعمال ضائع ہوتے ہیں بلکہ یہ توبۃ النصوح کے بغیر ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ النساء میں ہے:

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھیرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔(۴۲)

قرآن مجید میں مشرک پر جنت حرام کر دی گئی ہے اور دائمی جہنمی قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ المائدہ میں ہے:

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا اس پر اللہ نے جنّت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔(۴۳)

خلاصۃ البحث

یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں عقیدہ توحید عظیم مرتبہ و مقام کی وجہ سے تمام اعمال و افعال پر سبقت اور فوقیت رکھتا ہے، عقیدہ توحید درست ہے تو دیگر اعمال درجہ قبولیت رکھتے ہیں اگر عقیدہ توحید درست نہیں ہے تو تمام اعمال

صالحہ اپنی حیثیت کھو دیتے ہیں۔ نیک اعمال کی قبولیت کا انحصار عقیدہ توحید پر ہے اس لیے اس کی طرف بطور خاص متوجہ ہونا چاہیے۔

کتاب تورات، انجیل مقدس اور قرآن مجید کے مطالعہ سے اس کی مکمل صراحت ہو جاتی ہے کہ الہامی مذاہب عقیدہ توحید کے زبردست حامی ہیں اور تمام انبیاء کرام کی وعظ و نصیحت اور اصلاح و تبلیغ کا بنیادی اور مرکزی پیغام معبود برحق کی وحدانیت تھا۔ جس کا ذکر سورۃ النحل میں یوں کیا گیا ہے:

> ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا، اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ "اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔ اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہو گئی۔ پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔(۴۴)

موجودہ کتاب تورات اور انجیل مقدس کو مکمل طور پر الہامی قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن تحریف وتبدل کے باوجود ان کتب میں معبود برحق کی وحدانیت کو دبایا نہیں جا سکا، ان کتب میں قرآن مجید کی طرح جا بجا توحید خداوندی کی تعلیمات پر زور دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی یکتائی صرف ایک ہستی کے لیے ہے اور وہ ہستی صرف خداوند ذوالجلال کی ہے وہ ایسی یکتا ذات ہے کہ جس کا کسی بھی اعتبار سے کوئی مثل اور ہمسر نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کتاب تورات اور انجیل مقدس کے حاملین میں سے اکثریت نے توحید جیسے سادہ اور فطری عقیدہ سے انحراف کیا اور اور کفر و شرک میں میں مبتلا ہو گئے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی المیہ ہے کے امت محمدیہ میں سے بعض افراد شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں اور ظلم عظیم کی سزا سے غفلت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ الہامی مذاہب اصلاً عقیدہ توحید ہی کے داعی ہیں لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ان میں شرک کی آمیزش کر دی گئی اور توحید الٰہی جیسے عین فطری عقیدہ میں شک وشبہات پیدا کر کے انسانوں کو راہِ راست سے گمراہ کرنے کی سعی مذموم کی گئی ہے۔

مراجع وحواشی

(۱) القرآن، ال عمران، ۳:۶۴ (۲) طٰہٰ، ۲۰:۹۸
(۳) بائبل، کتاب استثناء، ۴:۳۵، انٹرنیشنل بائبل سوسائٹی، یونائیٹڈ سٹیٹس، امریکہ۔
(۴) کتاب استثناء، ۵:۷ (۵) المائدہ، ۵:۷۲ (۶) مریم، ۱۹:۳۶
(۷) بائبل، انجیل مرقس، ۱۲:۲۹ (۸) انجیل متی، ۴:۱۰ (۹) انجیل مرقس، ۱۰:۱۸
(۱۰) انجیل یوحنّا، ۱۷:۳ (۱۱) کتاب خروج، ۴:۲۲۔۲۳ (۱۲) استثناء، ۱۴:۱۔۲
(۱۳) انجیل لوقا، ۳:۳۸ (۱۴) انجیل یوحنا، ۳:۳۵۔۳۶ (۱۵) انجیل یوحنا، ۱:۱۲

(۱۶) انجیل متی،۹:۵

(۱۷) انجیل متی،۴۵:۵

(۱۸) انجیل یوحنّا،۴۴ـ۴۱:۸

(۱۹) التوبۃ،۳۰:۹

(۲۰) التوبہ،۳۱:۹

(۲۱) المائدۃ،۱۸:۵

(۲۲) الاخلاص،۴ـ۱:۱۱۲

(۲۳) المومنون،۹۱:۲۳

(۲۴) المائدہ،۷۳:۵

(۲۵) البقرہ،۱۶۳:۲

(۲۶) الانبیاء،۲۲:۲۱

(۲۷) الانبیاء،۲۵:۲۱

(۲۸) کتاب استثناء،۱۷:۱۰

(۲۹) کتاب خروج،۷ـ۶:۳۴

(۳۰) کتاب خروج،۵ـ۱:۲۰

(۳۱) کتاب استثناء،۱۹ـ۱۵:۴۰

(۳۲) احبار،۱:۲۶

(۳۳) انجیل یوحنّا،۴۴:۵

(۳۴) انجیل یوحنّا،۸ـ۷:۱۷

(۳۵) الشوریٰ،۱۱:۴۲

(۳۶) الاعراف،۱۸۰:۷

(۳۷) کتاب خروج،۶ـ۳:۲۰

(۳۸) کتاب خروج،۱۹:۲۲

(۳۹) انجیل متی،۳۲ـ۳۰:۱۲

(۴۰) لقمان،۱۳:۳۱

(۴۱) الزمر،۶۵:۳۹

(۴۲) النساء،۴۸:۴

(۴۳) المائدہ،۷۲:۵

(۴۴) النحل،۳۶:۱۶